تبرکات و نوادر

مولانا مبارک علی مرحوم نائب مہتمم دار العلوم دیوبند

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ

تبرکات و نوادر کے تحت کبھی کبھی مشاہیر اکابر کے ایسے مکاتیب پیش کئے جاتے ہیں جو قارئین کے لئے علمی، ادبی اور ملی اعتبار سے دلچسپی کا باعث ہوں، اور جنہیں اشاعت کے ذریعہ دست برد زمانہ سے محفوظ رکھنا مناسب ہو۔ یہاں پہلا گرامی نامہ حضرت مولانا مبارک علی صاحب مرحوم کا ہے (جن کا پچھلے دنوں وصال ہوا ہے) حضرت شیخ الحدیث کے نام اس مکتوب میں حضرت مرحوم نے حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہٗ کے وصال پر اپنے تاثرات غم ظاہر کئے ہیں۔ دوسرا مکتوب ایڈیٹر "الحق" کے نام عالم اسلام کی مشہور شخصیت مولانا ابو الحسن علی ندوی کا ایک تازہ گرامی نامہ ہے۔ (ادارہ)

★

برادرم محترم و مکرم حضرت مولانا عبد الحق صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ——— گرامی نامہ شریف صدور لاکر موجب طمانیت ہوا۔ حضرت مولانا مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے سانحۂ ارتحال پر جن تاثرات کا آپ نے ذکر کیا، وہ بالکل بجا اور درست ہیں۔ افسوس صد افسوس، ایسی برگزیدہ ہستی جو سراپا علم و عمل و زہد و تقویٰ اور اخلاق محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کا نمونہ، یکتائے زمانہ اور اپنی نظیر آپ تھی۔ ایسے دور میں یکایک ہم سے جدا ہوگئی، جو پُر فتن اور باد سموم کے تیز و تند جھونکوں سے پُر از تلاطم ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ——— اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ صبر و سکون عطا فرماوے۔ اور حضرت مولانا مدنی قدس سرہٗ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب عطا فرماوے۔ آمین۔

مخدوما! یہ حادثۂ کبریٰ ہر حالت سے مصیبت عظمیٰ ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی دینی و دنیوی ہر قسم کے حوادث اور وقائع میں نہ صرف رائے صائب اور نیک مشوروں سے بلکہ مخلصانہ اور ہمدردانہ عملی جدوجہد سے جس درجہ باعث تقویت اور موجب طمانیت بنی ہوئی تھی، وہ آج ہم میں نہیں ہے۔ فَالَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ یہ وقت آنا تھا، آکے رہا۔ اندریں صورت بجز صبر و شکر اور چارہ کار کیا ہے۔ مجھے معلوم ہے آنمحترم کو بھی اس ذات گرامی سے خصوصی تعلق اور قلبی شغف تھا جس کے خوب اندازہ ہے

آپ بھی اسی طرح تڑپتے ہوں گے۔ مگر مخدوما! اندریں حالات جس پر اپنا عمل ہے وہی آپ سے بھی عرض کروں گا۔ کہ صبر و شکر سے کام لیجئے اور ایصال ثواب اور ترقیٔ درجات کیلئے دعا فرماتے رہئے اور اجر حاصل کیجئے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ تاخیر عریضہ کا باعث منجملہ دیگر وقتیہ امور کے اپنا ضعف اور سستی بھی اس کا سبب ہے۔ میں ایک عرصہ تک سخت علیل اور صاحب فراش رہا۔ اس موقعہ پر ایک اور بات یاد آگئی۔ ایک طرف حضرت مرحوم و مغفور بیمار تھے۔ دوسری طرف اس احقر کی طبیعت خراب تھی۔ اہل خانہ کے ذریعہ طرفین کے حالات معلوم ہوتے رہے۔ جب طبیعت سنبھلی حضرت کے پاس آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا۔ کبھی حضرت مرحوم خود یاد فرماتے۔ کبھی یہ احقر خود حاضر خدمت ہوتا۔ دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور مزاحی جملوں سے نوازتے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرت کی طبیعت سنبھلی اور باہر مردانہ میں آنے جانے لگے۔ عصر کے بعد مکان پر عام اجتماع ہونے لگا۔ اس وقت اور بھی زیادہ پر لطف اور پر کیف صحبتیں رہیں۔ مگر پھر یکایک طبیعت بگڑی اور تقریباً ایک ہفتہ حضرت مرحوم باہر تشریف نہیں لا سکے۔ اس حالت میں بھی ہماری ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ آخری ملاقات پیر کے دن ہوئی اس کے بعد باوجود کوشش کے ملاقات نہ ہو سکی۔ یہی مقدر تھا۔ پنجشنبہ کے روز ظہر کے وقت بلا وہم و گمان یکایک حضرت مدنیؒ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور دار فانی سے رخصت ہو کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس حادثہ کے مسموع ہوتے ہی کیا حالات پیش آئے، لکھتا، مگر اپنا ضعف مانع ہے۔ اخبارات میں برابر حالات شائع ہو رہے ہیں۔ آپ کے ملاحظہ میں یہ بھی آتے ہوں گے۔ مجھے نزلہ کا عارضہ ہے۔ موسم سرما میں اس کا زیادہ اثر رہتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ چند دنوں سے طبیعت سنبھلی ہوئی ہے۔ مگر ضعف زیادہ ہے۔ علاج اور پرہیز کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل اور جسمانی و روحانی قوت عطا فرماوے، اعمال خیر کی توفیق بخشے اور جب بھی وقت آئے اپنے فضل و کرم سے حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

امید ہے مزاج مع الخیر ہوں گے۔ فقط والسلام

احقر مبارک علی نائب مہتمم دار العلوم دیوبند

۱۹ ۶/۷۷ ھ

★